السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صاع کی مقدار کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صاع شرعی نزدیک ائمہ ثلاثہ وابویوسف وجمہور اہل علم پنج رطل وثلث است ونزدیک امام ابوحنیفہ وامام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ ثمانیہ ارطال بالحجازی وہوالقول القدیم لابی یوسف ثم رجع الیٰ قول الشافعی درعمدہ حاشیہ شرح وقایہ نوشتہ درجع ابویوسف الیٰ قول الشافعی حین دخل المدینۃ ووقف علی ذالک بعد ما کان یقول بقول شیخہٖ ومد شرعی کہ ربع صاع است نزدوائمہ ثلاثہ وابویوسف جمہور اہل علم یک رطل وثلث رطل است ونزدامام ابوحنیفہ ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ دورطل است ۔ حافظ ابن حجر درفتح الباری نوشتہ والداناء یسع رطلاً وثلثاً بالبغدادی قالہ جمہور اہل علم وخالف بعض الحنفیۃ فقالوا المد رطلان مد ازمد کفین است یعن آنچہ درکفین ازغلاد داشتہ شود آن مداست وہمیں است رطل وثلث رطل ۔

شرح صاع ائمہ ثلاثہ وابویوسف اورجمہور اہل علم کے نزدیک ۱/۳۔ ۵ رطل کا ہے، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک آٹھ حجازی رطلوں کا ہے، پہلے امام ابویوسف کا بھی یہی قول تھا، پھر اس سے شافعی کے قول کی طرف ''رجوع کرلیا، عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ امام ابویوسف جس وقت مدینہ میں تشریف لائے، اورصاع شرعی کی تحقیق کی تواپنے شیخ کے قول سے امام شافعی کے قول کی طرف رجوع کیا، مدشرعی جوکہ صاع کا ربع ہے، ائمہ ثلاثہ اورابویوسف وجمہور اہل علم کے نزدیک دورطل کا ہے، حافظ ابن حجرفتح الباری میں تحریر فرماتے ہیں، کہ مدوہ برتن ہے کہ اس میں ۱/۴۔ ۱ رطل بغدادی سماجائے، جمہور اہل علم کا بھی یہی قول ہے، لیکن بعض حنفی اس کے خلاف ہیں، وہ کہتے ہیں کہ مددورطل کا ہے، (اصل میں) مدمدکفین سے ہے، یعنی جس قدرغلہ ہاتھوں میں آجائے، وہ مد ہے، اوروہ ۱/۳۔ ۱ رطل ہے ۔''

درمرقاۃ الصعود نوشتہ قال فی المشارق سمی مدالانہ یملاء کفی الانسان اذا مدہما طعاماً۔ پس صاع چہار بارملاء کفین است بکفین درمیانہ وہمیں قدراست پنج رطل ومثلث رطل درقاموس نوشتہ الصاع اربعۃ امداد کل مد رطل وثلث قال الداوٗدمعیارہ الذی لایختلف اربع مفنتات بکفی الرجل الذی لیس بعظیم الکفین ولا صغیر ہمارازلیس کل مکا نیوجدفیہ صاع النبی ﷺ انتہیٰ

مرقاۃ الصعود میں لکھا ہے، کہ مشارق میں ہے کہ مد کا نام اس واسطے مدرکھا گیا ہے کہ جس وقت انسان اپنے ہاتھوں کو پھیلادے، توغلہ مدان دونوں ہاتھوں کو بھردیتا ہے، پھر اس حساب سے مدکی مقدار معلوم ہوگئی کہ اگرہاتھوں کو ''چاردفعہ بھراجائے، توجتنا غلہ ان یںآجائے وہ مقدار صاع کی ہے ۔''

صاحب قاموس میگوید وحبربت ذلک فوجدتہ صحیحاً۔ وچہار خفات ازگندم، تجربہ معلوم شدہ کہ دوسیرپختہ انگریزی ونصف پاؤ مے شودہذا علیٰ مذہب الجمہور ونزدیک امام ابوحنیفہ ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ کہ صاع ہشت رطل است بایں حساب صاع سہ سیرپختہ ویک نیم پاؤانگریزی وزن ہشتاد روپیہ ڈبل است ووزن رطل بحساب مذکور دوآنہ کم سی ودوروپیہ شوددرین مسئلہ قول راجح قول جنہوراست لہٰذاابویوسف بعدازتحقیق صاع نبوی درمدینہ منورہ رجوع از قول شیخ خودبقول جمہور نمود

قاموس میں لکھا ہے کہ صاع چارمد کا ہوتا ہے، اورہرمد ۱/۳۔ ۱ رطل کا اورداوٗدنے کہا کہ معیاراس کا جس میں اختلاف نہیں ہے، وہ چاربک ایک ایسے آدمی کے ہیں، کہ جس کے ہاتھ نہ بڑے ہوں، اورنہ چھوٹے اس واسطے کہ ''صاع نبوی ہرجگہ یسرنہیں ہوسکتا انتہیٰ۔ اورصاحب قاموس کہتا ہے کہ میں نے اس کوآزمایا توصحیح پایا (یعنی صاع نبوی کے موافق پایا) اورگیہوں کے چاربک تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے، کہ ۱/۲۔ ۲ سیرانگریزی ہوتے ہیں، اور جمہور اہل علم کے مذہب کے موافق بھی یہی ہے ۔ امام ابوحنیفہ اورامام محمد کے نزدیک صاع آٹھ رطل کا ہے، اس حساب سے صاع ۱/۲۔ ۳ سیرانگریزی ہوئے سیرپختہ انگریزی سے مراداسی روپے کا سیر ہے ۔ حساب مذکور سے رطل کا وزن اکتیس روپے چودہ آنے ہوتا ہے، ان مسائل میں راجح قول جمہور ہی کا قول ہے، اسی واسطے امام ابویوسف نے مدینہ منورہ میں آکرجب صاع نبوی کی تحقیق کی تواپنے شیخ (امام ابوحنیفہ) کے قول سے جمہور اہل علم کے قول کی طرف رجوع کیا۔ ''(مجموعہ فتاویٰ غزنویہ ص ۲۰۴)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 196-198

محدث فتویٰ